اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

الفضل قادیان

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند [illegible] بیرون ہند ۱۳

نمبر ۲[illegible]	مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۲ء یوم [illegible] شنبہ	مطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۳۵۱ھ	جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق [illegible]علوم ہوا ہے۔ کہ حضور ۲۹ ستمبر کو ڈلہوزی سے ایک دو روز کے [illegible]ئے قادیان تشریف لائینگے۔ نظارت امور عامہ کی طرف سے [illegible]ایت کی گئی ہے۔ کہ احباب حضور کا استقبال فوجی وردی میں کریں [illegible] مرکزی دفاتر کے کارکنوں کا بعض وجوہات سے [illegible]بنگ کے طور پر جانا منسوخ کر دیا گیا ہے۔

نہایت خوشی کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ مولوی عبد السلام [illegible]حب خلف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ [illegible] ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ [illegible] تقریب پر ہم حضرت خلیفہ اولؓ کے خاندان کو مبارکباد [illegible]ش کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے

چندہ جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء کے متعلق تحریک

احباب کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ جلسہ سالانہ اب قریب آگیا ہے۔ اور گو اس دفعہ حسب اعلان بسابق چندہ خاص جماعت سے طلب نہیں کیا گیا لیکن جیسا کہ فیصلہ تھا چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق میں اس اعلان کے ذریعہ سے تحریک کرتا ہوں کہ سب احباب علاوہ چندہ ماہواری یا وصیت کے اپنی آمد کا ۱/۵ حصہ یعنے بیس فیصدی اس آمد کیلئے اکتوبر میں ادا کر دیں۔ تا کہ جلسہ کیلئے وقت پر سامان خریدا جا سکے۔ اگر وقت پر سامان خرید آگیا۔ تو چیزیں مہنگی ملینگی۔ اور خرچ بڑھ جائے گا۔

احباب کو معلوم رہے۔ کہ بوجہ چندہ خاص کے بار کے گذشتہ دو تین سال میں پندرہ فیصدی چندہ جلسہ کا طلب کیا جاتا رہا ہے ورنہ پہلے بیس فیصدی کا ہی مطالبہ ہوتا رہا ہے۔ اس سال چونکہ چندہ خاص نہیں طلب کیا گیا۔ جلسہ سالانہ حسب دستور سابق بیس فیصدی طلب کیا گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس عظیم الشان بابرکت تقریب کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے نہ صرف یہ کہ سب کے سب احباب اس کار خیر میں حصہ لینگے۔ اور کوئی ایک فرد بھی اس سے محروم نہیں رہیگا۔ بلکہ جنکو اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ وہ مقررہ رقم سے بھی زائد ادا کرینگے۔ تمام جماعتوں کے کارکنوں کو چاہئے۔ کہ وہ اس اعلان کو پڑھتے ہی اپنے اپنے حلقوں میں کوشش شروع کر دیں۔ اور ہر احمدی کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔ تمام لجنات کو بھی اور عورتوں کی مجالس کو بھی چاہئے کہ اپنی اپنی جگہ عورتوں میں بھی کوشش کر کے اس چندہ میں حصہ لینے کی تحریک کریں۔

چندہ جلسہ سالانہ اور احمدی جماعتیں

بیت المال نے تحریک جلسہ سالانہ کے متعلق اندازاً جو رقم کسی جماعت کے ذمہ بنتی تھی۔ اس کی اطلاع ہر جماعت کو دے دی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہو سکیگا۔ کہ جماعتوں نے اپنا یہ فرض کہاں تک ادا کرنا ہے۔ اس طرح جماعتوں کے کام میں بھی آسانی ہوگی۔ کہ وہ ایک معین رقم کی فراہمی کے لئے کوشش کریں گی۔ بیت المال کی مقرر کردہ رقمیں کم سے کم ہیں۔ اگر ذرا بھی سعی کی گئی۔ تو ضرور وصول شدہ رقم اس سے بڑھ جائیگی ۔

اخبار احمدیہ

مبلغ کشمیر کے متعلق اطلاع مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کشمیر جن کو ریاست نے قید کر لیا تھا۔ اور جیل کی سختیوں سے بیمار ہو گئے تھے۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ اور تبلیغ میں مصروف ہیں ۔

سپاس تعزیت میری لڑکی عزیزہ بیگم کی وفات پر بہت سے احباب نے زبانی اور خطوط کے ذریعہ بھی اظہار ہمدردی کیا ہے۔ میں ایسے تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ خاکسار کرم داد خاں پنشنر قادیان۔

...یرت النبی

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی تاریخ حضرت [illegible] ایدہ اللہ نے ۶۔ نومبر مقرر کی ہے۔ اور علاوہ ان مضامین [illegible] سالوں میں تقریریں کی جاچکی ہیں۔ اس سال کیلئے [illegible] فرماتے ہیں۔ ۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح تمدن [illegible] ۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو اعمال [illegible] توجہ دلائی ہے ۔ پس احباب ان مضامین [illegible] کردیں۔ اور اپنی اپنی جگہ پر جلسوں [illegible] کرکے مجھے رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں [illegible]

الفضل کا خاتم النبیین نمبر

بزرگان سلسلہ اور دیگر اہل قلم اصحاب سے گزارش

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اعلان ہو چکا ہے۔ اب کے سیرت النبیؐ کے جلسے ۶۔ نومبر کو منعقد کئے جائینگے۔ اس مبارک تقریب پر حسب معمول "الفضل" اپنا خاتم النبیینؐ نمبر شائع کریگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ جس کے متعلق بزرگان سلسلہ اور اہل قلم اصحاب سے گزارش ہے۔ کہ جس طرح وہ پہلے اپنے مضامین نظم و نثر بھیجکر کارکنان الفضل کو ممنون فرماتے رہے ہیں۔ اسی طرح اب کے بھی شکریہ کا موقعہ دیں۔ در زیادہ سے زیادہ ۱۵ ۔ اکتوبر تک اپنے مضامین سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ارسال فرمائیں۔ بیرونی ممالک کے احباب کو چونکہ یہ اطلاع دیر میں پہونچے گی۔ اس لئے ان کے مضامین کے متعلق آخری دن تک کوشش کیجائیگی۔ کہ درج کئے جاسکیں ۔ اہل علم خواتین سے بھی مضامین کیلئے درخواست کی جاتی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ وہ حسب معمول خاتم النبیینؐ نمبر میں اپنا حصہ پوری کوشش اور سعی سے پورا کرینگی ۔

پس اس مبارک کام کی طرف جلد توجہ فرمائی جائے۔ مضامین نویس اصحاب جلد سے جلد اپنے مضامین بھیجنے شروع کردیں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ ۱۵ ۔ اکتوبر کے قریب ہی مضمون بھیجے جائیں۔ یہ تو بالکل آخری وقت ہے

درخواست ہائے دعا ۱۔ موضع ادرحماں ضلع سرگودہا کے تین احمدی قتل کے مقدمہ میں بیگناہ ماخوذ ہیں۔ جن کے لئے سزائے موت کا حکم صادر ہو چکا ہے۔ اب ان کی اپیل پریوی کونسل میں دائر کی گئی ہے۔ احباب ان کی رہائی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ۔ خاکسار محمد الدین احمدی

۲۔ مجھے سخت مالی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دُعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے نجات بخشے ۔ محمد صدیق از جلال پور جٹاں ۔

۳۔ میرے والد بزرگوار مولوی فضل الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں بعارضہ بخار بیمار ہیں کمزوری بڑھ رہی ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین صحابہ میں سے ہیں۔ انکی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔ خاکسار سعد الدین۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی جہلم

۴۔ مولوی عبداللہ صاحب مالاباری بخار سے سخت بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ کیلئے دُعا فرماویں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

۵۔ میاں غلام محمد صاحب (ایس۔ ڈی۔ او (ایم۔ ای۔ ایس) انبالہ محکمہ کے مقامی افسران اعلےٰ کے حکم سے معطل کردیئے گئے ہیں۔ اور ان کے خلاف محکمانہ تفتیش و تحقیقات ہو رہی ہے۔ احباب دُعا فرماویں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی مشکلات دور فرمائے۔ میاں صاحب موصوف نہایت شریف النفس اور حلیم الطبع انسان ہیں ۔ ۶۔ شیخ محمد حسین صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ملتان کی بینائی آنکھ بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب دُعائے صحت کریں۔ خاکسار عبدالاحد۔ ملتان۔

ولادت خاکسار کے گھر لڑکا [illegible] جس کا نام [illegible] گے اور اس کی [illegible] خاکسار عبدالقدوس از [illegible]

دعائے مغفرت میرے والد [illegible] ۱۲ ستمبر ۳۲ء کو [illegible] دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار [illegible] از جلال آباد۔

اعلان نکاح چوہدری محمد الدین صاحب [illegible] پریم گڑھ ضلع ہوشیار پور حال ملازم گوال حیدر زئی بلوچستان کا نکاح مسماۃ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مرزا شریف احمد صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ وہاڑی تحصیل میلسی ضلع ملتان بعوض ۔/۱۰۰۰ روپیہ حق مہر مولوی عبدالاحد صاحب نے ۲۳ ستمبر بمقام وہاڑی پڑھا۔ اللہ تعالےٰ فریقین کے لئے بابرکت کرے۔ المعلن: بشیر احمد قاضی حال وہاڑی ضلع ملتان

شیخ محمد عبداللہ صاحب کیطرف سے بعض غلط بیانیوں کی تردید

سرینگر ۱۳ ستمبر۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب قائد اعظم مسلمانان ریاست کشمیر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ جموں میں مسلمانوں کے ایک جلسہ کی جو روئداد اخبار سیاست ۱۱ ستمبر میں شائع ہوئی ہے وہ بے بنیاد اور شبہات پر مبنی ہے۔ میرے اور حکومت کے درمیان جیسا کہ گوہر رحمن صاحب نے بیان کیا ہے گلینسی رپورٹ کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہیں ہوا۔ اور نہ ہی یہ صحیح ہے۔ کہ کانفرنس میں گلینسی رپورٹ پر بحث نہیں کیجائیگی۔ پیش ہونیوالے مسائل کے متعلق ہر مسلمان کی طرح اکثریت کے فیصلہ کا پابند ہوں۔ گوہر رحمن صاحب کا اپنے یا اپنے احباب کے شبہات کو تصدیق کئے بغیر ہی پبلک میں لانا افسوسناک ہے ۔

سرینگر میں پنڈتوں کی از سر نو فتنہ انگیزی

مسلمانوں پر حملے مسلمانوں کی دکانیں لوٹ لی گئیں مساجد کی بیحرمتی کی گئی

سرینگر۔ ۲۲ ستمبر۔ مسٹر عبدالرحیم صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ تمام پنڈت طلبہ نے ہفتہ صحت کے جلوس کا جو بلدیہ سرینگر کی طرف سے نکالا گیا تھا۔ مقاطعہ کیا۔ صورت حال کو بدتر بنانے کیلئے پنڈت ہبہ کدل۔ کانی کدل اور فتح کدل میں کثیر تعداد میں جمع ہو گئے اور مسلم دکانداروں کو لوٹنا شروع کردیا۔ اور ہر مسلمان راہگیر کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا۔ نیز پنڈتوں نے ہبہ کدل میں مسجد پر سخت سنگباری کی جس میں اکثر مسلمان شدید مجروح ہو گئے۔ مسلمانوں کا رویہ قابل تعریف تھا ۔

چندہ جلسہ سالانہ اور احمدی جماعتیں

بیت المال نے تحریک جلسہ سالانہ کے متعلق اندازاً جو رقم کسی جماعت کے ذمہ بنتی تھی۔ اس کی اطلاع ہر جماعت کو دے دی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہو سکیگا۔ کہ جماعتوں نے اپنا یہ فرض کہاں تک ادا کرنا ہے۔ اس طرح جماعتوں کے کام میں بھی آسانی ہوگی۔ کہ وہ ایک معین رقم کی فراہمی کے لئے کوشش کریں گی۔ بیت المال کی مقرر کردہ رقمیں کم سے کم ہیں۔ اگر ذرا بھی سعی کی گئی۔ تو ضرور وصول شدہ رقم اس سے بڑھ جائیگی ؂

اخبار احمدیہ

مبلغ کشمیر کے متعلق اطلاع مولوی عبدالواحد صاحب مبلغ کشمیر جن کو ریاست نے قید کر لیا تھا۔ اور جیل کی سختیوں سے بیمار ہو گئے تھے۔ اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے صحت یاب ہو گئے ہیں۔ اور تبلیغ میں مصروف ہیں ؂

سپاس تعزیت میری لڑکی عزیزہ بیگم کی وفات پر بہت سے احباب نے زبانی اور خطوط کے ذریعہ بھی اظہار ہمدردی کیا ہے۔ میں ایسے تمام احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دُعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ خاکسار کرمداد خاں پنشنر قادیان۔

سیرت النبیؐ کے جلسے

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کی تاریخ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ۲۰ نومبر مقرر کی ہے۔ اور علاوہ ان مضامین کے جن پر گذشتہ سالوں میں تقریریں کی جا چکی ہیں۔ اس سال کیلئے مندرجہ ذیل دو مضامین مقرر فرمائے ہیں۔ ۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح تمدن کی بنیاد رکھی ہے ۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو اعمال کی حکمت کیطرف توجہ دلائی ہے ؂ پس احباب ان مضامین پر تقریر کرنے کی تیاری شروع کردیں۔ اور اپنی اپنی جگہ پر جلسوں اور لیکچراروں کا جلد سے جلد انتظام کر کے مجھے رپورٹ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان)

درخواست ہائے دُعا ابو صبح ادرحماں ضلع سرگودہا کے تین احمدی قتل کے مقدمہ میں بیگناہ ماخوذ ہیں۔ جن کے لئے سزائے موت کا حکم صادر ہو چکا ہے۔ اب ان کی اپیل پریوی کونسل میں دائر کی گئی ہے۔ احباب ان کی رہائی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں ؂ خاکسار محمد الدین احمدی

۲۔ مجھے سخت مالی مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دُعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے نجات بخشے ؂ محمد صدیق از جلال پور جٹاں ؂

۳۔ میرے والد بزرگوار مولوی فضل الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں بعارضہ بخار بیمار ہیں کمزوری بڑھ رہی ہے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولین صحابہ میں سے ہیں۔ ان کی صحت اور درازی عمر کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔ خاکسار سعد الدین۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی جہلم

۴۔ مولوی عبداللہ صاحب مالاباری بخار سے سخت بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کاملہ کیلئے دُعا فرمادیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

۵۔ میاں غلام محمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او (ایم۔ ای۔ ایس) انبالہ محکمہ کے مقامی افسر اعلےٰ کے حکم سے معطل کر دیئے گئے ہیں۔ اور ان کے خلاف محکمانہ تفتیش و تحقیقات ہو رہی ہے۔ احباب دُعا فرمادیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کی مشکلات دور فرمائے۔ میاں صاحب موصوف نہایت شریف النفس اور حلیم الطبع انسان ہیں ؂ ۶۔ شیخ محمد حسین صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ ملتان کی بینائی اچانک بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب [illegible] ۔ خاکسار عبدالاحد۔ ملتان۔

الفضل کا خاتم النبیینؐ نمبر

بزرگان سلسلہ اور دیگر اہل قلم اصحاب سے گزارش

جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں اعلان ہو چکا ہے۔ اب کے سیرت النبیؐ کے جلسے ۲۰ نومبر کو منعقد کئے جائینگے۔ اس مبارک تقریب پر حسب معمول "الفضل" اپنا خاتم النبیینؐ نمبر شایع کریگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ جس کے متعلق بزرگان سلسلہ اور اہل علم اصحاب سے گزارش ہے۔ کہ جس طرح وہ پہلے اپنے مضامین نظم و نثر بھیجکر کارکنان الفضل کو ممنون فرماتے رہے ہیں۔ اسی طرح اب کے بھی شکریہ کا موقعہ دیں۔ اور زیادہ سے زیادہ ۱۵ اکتوبر تک اپنے مضامین سیرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ارسال فرمائیں۔ بیرونی ممالک کے احباب کو چونکہ یہ اطلاع دیر میں پہونچے گی۔ اس لئے ان کے مضامین متعلق آخری وقت تک کوشش کیجائیگی۔ کہ درج کئے جاسکیں ؂ اہل علم خواتین سے بھی مضامین کیلئے درخواست کی جاتی ہے۔ اور امید ہے۔ کہ وہ حسب معمول خاتم النبیینؐ نمبر میں اپنا حصہ پوری کوشش اور سعی سے پورا کرینگی ؂

پس اس مبارک کام کی طرف جلد توجہ فرمائی جائے۔ اور مضامین نویس اصحاب جلد سے جلد اپنے مضامین بھیجنے شروع کردیں۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ ۱۵ اکتوبر کے قریب ہی مضمون بھیجے جائیں۔ یہ تو بالکل آخری وقت ہے

ولادت خاکسار کے گھر لڑکی تولد ہوئی ہے جس کا نام امۃ الحی رکھا گیا۔ اس کے اور اس کی والدہ کے لئے دُعا کی جائے خاکسار عبدالقدوس از موسےٰ بنی یونس

دعائے مغفرت میرے والد شیخ احمد علی صاحب ۱۳ ستمبر ۳۲ء کو انتقال فرما گئے دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار ارشد علی از جلال آباد۔

اعلان نکاح چودھری محمد الدین صاحب اوورسیئر ریم گڑھ ضلع ہوشیارپور حال ملازم گوال حیدرزئی بلوچستان کا نکاح مسماۃ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت مرزا شریف احمد صاحب ڈپٹری اسسٹنٹ دہاڑی تحصیل میلسی ضلع ملتان بعوض ۱۰۰۰ روپیہ حق مہر مولوی عبدالاحد صاحب نے ۲۳ ستمبر بمقام دہاڑی پڑھا۔ اللہ تعالےٰ فریقین کے لئے بابرکت کرے۔ المعلن ؂ بشیر احمد فاضل حال دہاڑی ضلع ملتان

شیخ محمد عبداللہ صاحب کیطرف سے بعض غلط بیانیوں کی تردید

سرینگر ۲۳ ستمبر۔ شیخ محمد عبداللہ صاحب [illegible] ان ریاست کشمیر بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں وہ جموں میں مسلمانوں کے [illegible] ستمبر میں شائع ہوئی ہے [illegible] حسن صاحب [illegible] کہ [illegible]

سرینگر میں پنڈتوں کی از سر نو فتنہ انگیزی

مسلمانوں پر حملے مسلمانوں کی دکانیں لوٹ لی گئیں مسجد کی بیحرمتی کیگئی

سرینگر۔ ۲۴ ستمبر۔ مسٹر عبدالرحیم صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ تمام پنڈت طلبہ نے ہفتہ صحت کے جلوس کا جو بلدیہ سرینگر کی طرف سے نکالا گیا تھا مقاطعہ کیا۔ صورت حال کو بدتر بنانے کیلئے پنڈت ہبہ کدل۔ کالی کدل۔ اور فتح کدل میں کثیر تعداد میں جمع ہو گئے۔ اور مسلم دکانداروں کو لوٹنا شروع کردیا۔ اور ہر مسلمان راہگیر سے سخت برتاؤ کیا۔ نیز پنڈتوں نے ہبہ کدل میں مسجد پر سخت سنگباری کی جس میں اکثر مسلمان شدید مجروح ہو گئے۔ مسلمانوں کا رویہ قابل تعریف تھا ؂

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۳۸ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

اچھوتوں کیلئے گاندھی جی نے اَب تک کیا کیا؟

اچھوت اقوام کی تباہی کیلئے خطرناک چال

گاندھی جی کی پچاس سالہ زندگی کا خواب

آج گاندھی جی نے ہلاکت آفرین فاقہ کشی شروع کر کے ہندوؤں کے ایک طبقہ کو اس بات کے لئے آمادہ کر لیا ہے۔ کہ وُہ تحریص و ترغیب سے لالچ و طمع سے۔ خوف و ڈر سے غرضیکہ جس طرح بھی ممکن ہو۔ اچھوتوں کو مجبور کر کے جداگانہ نیابت سے دست برداری کا اعلان کرا لے۔ اور اس طرح صرف لفظی طور پر گاندھی جی کی خودکشی کرنے کی "پرتگیا" کو پورا کر کے جہاں اس موقعہ کو ٹال دے۔ جو انہوں نے اپنے مرنے کے لئے تجویز کیا ہے۔ وہاں اچھوتوں کی تباہی و بربادی کا بھی پورا سامان مہیا کر دے۔ اس موقعہ پر گاندھی جی بھی یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ

"جس چیز کے لئے میں زندہ ہوں۔ اور جس چیز کے لئے میں مرنے میں خوشی محسوس کرونگا۔ وُہ یہ ہے۔ کہ اچھوت پن کی لعنت کو ہندو سوسائٹی سے بالکل نکال دیا جائے"

"میں ہندوؤں اور اچھوتوں کو ظاہرا طور پر ملتے ہوئے دیکھنا نہیں چاہتا۔ بلکہ میری یہ خواہش ہے۔ کہ وُہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے گلے مل جائیں۔ اپنی زندگی کے اس خواب کو جسے میں گذشتہ پچاس سال سے لے رہا ہوں۔ پورا کرنے کے لئے آج میں نے اپنے آپ کو اس کڑی آزمائش میں ڈال دیا ہے" (پرتاپ۔ ۲۳ ستمبر)

گویا آج تک کی تمام سیاسی اور ملکی سرگرمیوں سے گاندھی جی کی ایک ہی غرض تھی۔ اور وُہ یہ کہ۔ اچھوت اور ہندو بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے گلے مل جائیں۔ اور گاندھی جی ساری عمر یہی خواب دیکھتے رہے ہیں۔ جسے پورا کرنے کے لئے انہوں نے اب فاقہ کشی شروع کر دی ہے۔

گاندھی جی اور اچھوت

قطع نظر اس سے کہ گاندھی جی اس حالت میں ہندوستان کی تمام اقوام کی نمائندگی کا جو دعوےٰ کرتے رہے ہیں۔ وُہ کس قدر پُر فریب اور دھوکہ دہ ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ گاندھی جی کی ساری کی ساری زندگی اور بالآخر موت خود ان کے بیان کے مطابق محض ہندو دھرم اور ہندو قوم کی خاطر ہے۔ دیکھنا یہ چاہئیے۔ کہ آج تک اچھوت اقوام کی اصلاح اور ترقی ان کی بہتری اور بھلائی کہاں تک ان کے مدنظر رہی ہے۔ اور وُہ ہندوؤں کو اچھوتوں کے گلے ملانے کیلئے کیا کوشش کرتے رہے ہیں۔

ہندوؤں کے نمائشی اعلانات

گاندھی جی نے اپنی "گذشتہ پچاس سالہ" زندگی میں اچھوتوں کے لئے جو کچھ کیا۔ اس کا اندازہ تو اسی سے ہو سکتا ہے کہ اچھوت اقوام اس وقت بھی اسی طرح ہندوؤں کی انتہائی نفرت اور حقارت کا مورد بنی ہوئی ہیں۔ جس طرح آج سے پچاس سال قبل تھیں۔ انہیں عام سڑکوں پر چلنے۔ کنوؤں سے پانی لینے۔ مندروں میں داخل ہونے کی قطعاً اجازت نہیں۔ اور اب ان پابندیوں کو ہٹا دینے کے جو نمائشی اعلانات کئے جا رہے ہیں۔ وہی بتا رہے ہیں۔ کہ اس وقت تک ہندوؤں کا اچھوتوں کے ساتھ کیا سلوک چلا آ رہا ہے۔ آج تک گاندھی جی نے کبھی اس طرف توجہ کی؟ اگر کی۔ تو کیا کامیابی ہوئی۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو اب کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ گاندھی جی کی فاقہ کشی کی غرض اچھوت اقوام کی بہتری اور بھلائی ہے۔ اور انہوں نے اچھوتوں کو اُوپر اٹھانے کے لئے اپنے آپ کو اس کڑی آزمائش میں ڈال لیا ہے جس سے متاثر ہو کر ایک آن میں ہندو اپنے صدیوں کے طریق عمل کو ترک کر دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔ بحالیکہ اس طریق عمل کی بنا مذہبی احکام پر ہے۔ گذشتہ حالات پر نظر رکھنے والے کو یہی کہنا پڑیگا۔ کہ یہ فاقہ کشی محض اس لئے ہے۔ کہ اچھوت ہندوؤں کے قبضہ اقتدار سے نہ نکل سکیں۔ اور ہندو بدستور ان کے گلے میں اپنی شرمناک غلامی کا پٹہ ڈالے رکھیں۔

گذشتہ چند سالہ واقعات

اس امر کے ثبوت میں گاندھی جی کی پچاس سالہ زندگی کی نہیں۔ بلکہ تھوڑے عرصہ کی سرگرمیوں کو ہی دیکھ لیا جائے۔ جن سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ان کے پیش نظر ہمیشہ اور ہر لمحہ ہندوؤں کی فوقیت۔ ہندوؤں کا غلبہ رہا ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہر چیز کو وُہ ہیچ سمجھتے ہیں۔ اور اچھوت بیچارے تو ان کی نگاہ میں کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتے۔

اچھوتوں کی چیخ وپکار اور گاندھی جی

اچھوت اقوام ایک عرصہ سے اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کر رہی ہیں۔ اور اپنی قوت اور طاقت کے مطابق چیخ چیخ کر ان ناانصافیوں اور ستم رانیوں کا اعلان کرتی رہی ہیں۔ جو گاندھی جی کی محبوب قوم ان پر کرتی چلی آ رہی ہے یہ چیخ وپکار بارہا گاندھی جی کے کانوں تک بھی پہونچی۔ اور اچھوت اقوام نے ہر ممکن طریق سے اپنی حالت زار ان کے سامنے پیش کی۔ لیکن کوئی بتا سکتا ہے۔ گاندھی جی نے ان کی دادرسی کے لئے کیا کیا۔ اور ہندوؤں نے ان کے جو حقوق غصب کر رکھے ہیں۔ ان میں سے کس قدر واپس دلائے۔ اگر ایک بھی نہیں۔ تو اچھوت اقوام کی طرف سے مسٹر آر۔ ایل بسواس معتمد عمومی آل انڈیا اچھوت فیڈریشن نے جو یہ اعلان کیا ہے۔ کہ

"ہمیں آجتک یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ آخر گاندھی جی نے اپنے آپ کو ہمارا دوست اور بہی خواہ کہلانے کیلئے کونسی خدمات انجام دی ہیں۔ ہم ان خدمات سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں" اس کی معقولیت میں کسے شبہ ہو سکتا ہے۔

گول میز کانفرنس میں جانیسے قبل

پھر جب گاندھی جی بزعم خود ہندوستان کی تمام اقوام کا نمائندہ بنکر گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے لنڈن تشریف لیجانے والے تھے۔ اسی وقت انہیں اچھوتوں کی حق رسی کا خیال آیا ہوتا۔ جنہیں اب ہندو دھرم میں اپنے برابر کا شریک بتاتے اور اپنا بھائی قرار دیتے ہیں۔ اور جہاز میں قدم رکھنے سے قبل ان کو مطمئن کر کے اپنا ہم نوا بنا لیتے۔ کیا اس کے لئے گاندھی جی نے کوئی معمولی سی بھی کوشش کی۔ اور آج ڈاکٹر امبیدکر وغیرہ جنہیں تار پر تار دیکر اور ناک رگڑ رگڑ کر بلایا جاتا ہے۔ تمام کے تمام ہندو لیڈر ان کے پاؤں تلے آنکھیں بچھا رہے ہیں۔ خود گاندھی جی بڑی

خوشی سے ملاقات کا موقعہ دے رہے ہیں۔ کیا ان سے اس وقت سید ھے منہ بات کرنیکی ضرورت سمجھی گئی؟ اگر نہیں۔ تو کون تسلیم کرسکتا ہے کہ آج گاندھی جی اور تمام ہندو لیڈر اچھوتوں کی خاطر سب کچھ کر رہے ہیں۔ اور اس میں ان کی کوئی ایسی چال نہیں۔ جو بیچارے اچھوتوں کے لئے تباہی اور بربادی کا باعث نہ ہوگی۔

گول میز کانفرنس میں

اگر کہا جائے۔ کہ گاندھی جی کو گول میز کانفرنس میں شمولیت کا فخر حاصل کرنیکے لئے وائسرائے ہند کی خوشنودی حاصل کرنے میں آخری وقت تک مشغول رہنا پڑا۔ اور وہ بمشکل جہاز میں اپنے لئے جگہ حاصل کرسکے۔ اس لئے انہیں اچھوت اقوام کو مطمئن کرنے اور ان کی رضامندی حاصل کرنے کا موقعہ ہی نہ ملا۔ تو پھر گول میز کانفرنس میں کس چیز نے انہیں اچھوتوں کے حق میں آواز اٹھانے اور ان کے مفادوں کی حفاظت کرنے سے روکا۔ اس موقعہ پر کیوں نہ انہوں نے ڈاکٹر امبیدکر کو وہی بات کہدی۔ جو اب جیل کی آہنی دیواروں کے اندر بیٹھکر ان کے کان میں کہنے کیلئے بیتابی کا اظہار کیا جارہا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ گول میز کانفرنس میں گاندھی جی ڈاکٹر امبیدکر کو کوئی وقعت دینے کے لئے تیار ہی نہ تھے۔ اور وہاں انہوں نے نہ صرف خود اچھوت اقوام کے حقوق کی سخت مخالفت کی۔ بلکہ مسلمانوں سے بھی یہ کہکر کرانی چاہی۔ کہ اگر وہ اچھوت اقوام کی حمایت کرنے سے دستبردار ہوجائیں۔ تو ان کے مطالبات تسلیم کرلئے جائیں گے۔

انصاف کرنے سے پہلو تہی

غرض جتنا عرصہ گاندھی جی لنڈن میں رہے۔ انہوں نے اچھوتوں سے مصالحت ان کی دادرسی اور انکی اشک شوئی کے لئے ایک لفظ تک نہ کہا۔ اور ان کے مطالبات اور حقوق کو کلیتہً ہندؤں کی مرضی اور منشاء پر چھوڑ دینے کے لئے کہتے رہے۔ اگر اچھوتوں کے متعلق ان کے دل میں وہی جذبۂ ہمدردی و ایثار موجود تھا۔ جس کا اظہار وہ اب کررہے ہیں۔ اگر اس وقت بھی وہ اپنی زندگی کا واحد مقصد اچھوت پن کی لعنت کو ہندو سوسائٹی سے بالکل نکال دینا سمجھتے تھے۔ تو کیوں انہوں نے اچھوتوں کی آواز پر کان نہ دھرا کیوں انکے مطالبات پر ہمدردانہ توجہ نہ کی۔ اور کیوں ان کو اپنے گلے نہ لگایا۔ اس وقت کے رویہ سے تو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ گاندھی جی کے دل میں اچھوت اقوام کو کوئی رعایت دینا اور ان کی مظلومیت کا کچھ انسداد کرنا تو الگ رہا۔ انکے ساتھ آئندہ انصاف کرنا بھی گوارا نہ تھا۔ اس وقت گاندھی جی کا ایک ہی جواب تھا۔ اور وہ یہ کہ اچھوت اقوام کا اصل نمائندہ میں ہوں۔ میں جو چاہوں۔ وہی ہونا چاہئے۔ اور میں یہ چاہتا ہوں۔ کہ اچھوتوں کو اسی طرح ہندؤں کے ساتھ وابستہ رہنا چاہیئے۔ جس طرح آج تک چلے آتے ہیں اور اس میں کوئی تغیر نہ کیا جائے۔

خطرناک چکمہ

جب گول میز کانفرنس میں اچھوتوں کے متعلق گاندھی جی کا یہ رویہ رہا۔ اور وزیر اعظم کے اس اعلان کے باوجود اس میں ذرا بھر بھی تغیر نہ پیدا ہوا۔ کہ باہمی سمجھوتہ نہ ہونے کی صورت میں حکومت برطانیہ خود فیصلہ کریگی۔ تو اب کس طرح کہا جاسکتا ہے۔ کہ گاندھی جی کوئی ایسی صورت اختیار کرنے پر آمادہ ہوسکینگے۔ جو اچھوت اقوام کے لئے کچھ بھی مفید ہو۔ اس وقت گاندھی جی اگر کسی ایسی تجویز کے ساتھ متفق ہوئے۔ جس میں بظاہر اچھوتوں کو کسی قدر اپنی اشک شوئی نظر آئی۔ تو وہ ایک چکمہ ہوگا۔ اور نہایت خطرناک چکمہ۔ جس کا انجام ان کی تباہی اور بربادی کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔ جس دل میں باوجود بڑے بڑے دعوؤں کے اچھوتوں کی حقیقی ہمدردی نہ پیدا ہوئی۔ جس زبان سے کبھی کوئی فائدہ بخش کلمہ نہ نکلا۔ اس سے آج کسی خیر و بھلائی کی توقع رکھنا سخت نادانی ہے۔

ہندوؤں کے متعلق گاندھی جی کا خیال

پھر اگر گاندھی جی کو اپنی قوم کے متعلق یہ خیال ہوتا۔ کہ وہ اچھوتوں کے ساتھ انصاف کرنے کیلئے تیار ہوسکتی ہے۔ ان کو انسانی حقوق دے سکتی ہے۔ انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بنانے سے باز رہ سکتی ہے۔ انہیں اپنے جیسا انسان سمجھکر گلے لگا سکتی ہے۔ تو انہیں چاہئے تھا۔ کہ اپنی خودکشی کا ٹھینگا اپنی قوم پر رکھتے۔ اور وزیر ہند اور وزیر اعظم برطانیہ کو مخاطب کرنے کی بجائے اپنی قوم کو مخاطب کرکے کہتے۔ کہ جب تک اچھوت اقوام کو اپنے مساوی نہ سمجھا جائیگا۔ انہیں تمدنی۔ معاشرتی اور سیاسی تمام حقوق اپنے برابر نہ دے دیئے جائیں گے۔ اس وقت تک میں فاقہ کشی ترک نہ کرونگا۔ اور اسی حالت میں جان دیدونگا لیکن انہوں نے یہ سیدھی اور موزوں راہ اختیار کرنے کی بجائے حکومت کو مد مقابل بنالیا۔ اور حکومت کے سر چڑھکر مرنے کی ٹھان لی۔

اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی نہ تو خود اچھوت اقوام سے انصاف کرنا چاہتے ہیں۔ اور نہ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی قوم اچھوتوں کے ساتھ انصاف کرسکتی ہے۔ ان حالات میں ہندؤں کی طرف سے جو یہ کوشش ہورہی ہے۔ کہ جس طرح بھی بن پڑے اچھوتوں کو دام تزویر میں پھنسالیں۔ اس کا سوائے اس کے کیا مطلب ہوسکتا ہے۔ کہ ایک گاندھی کی جان بچانے کے لئے ۷-۸ کروڑ انسانوں کو ہمیشہ کے لئے قعر مذلت میں دھکیل دیں

اچھوت سخت خطرات میں

اب ایک طرف تو بڑے بڑے پولیٹکل چالیں چلنے والے ہندو لیڈر چرب زبانیوں سے کام لے رہے ہیں۔ دوسری طرف کروڑپتی ہندو اپنے خزانوں کے دروازے کھولے کھڑے ہیں۔ تیسری طرف تشدد اور جبر کو کامیابی کا ذریعہ قرار دینے والے اپنے حربوں سے دھمکا رہے ہیں۔ چوتھی طرف گلے ملانے

کے وعدے کئے جارہے ہیں۔ ان چہار گونہ مصائب و مشکلات میں جن کی تفصیل اور تشریح نہایت ہی دردناک ہے بیچارے کمزور۔ بےکس اور بےبس اچھوت پھنسے ہوئے ہیں۔ اور خطرہ پیدا ہورہا ہے۔ کہ ان کے لیڈروں کے قدم نہ لڑکھڑا جائیں۔ اگر ایسا ہوجائے۔ تو بھی اور اگر نہ ہو۔ تو بھی انسانیت سے ہمدردی رکھنے والے اور مظلومیت کا انسداد کرنا اپنا فرض سمجھنے والے مسلمان۔ عیسائی۔ پارسی وغیرہ کو چاہئے۔ کہ انسانیت کی اس بہت بڑی خدمت کے لئے جو کچھ کرسکتا ہو۔ کرے۔ اور اچھوتوں کو ہندوؤں کی خود غرضیوں کی بھینٹ نہ ہونے دے۔

گاندھی جی کی فاقہ کشی اہل مغرب کی نگاہ میں

ہندو اخبارات نہ صرف خود گاندھی جی کی فاقہ کشی کو بہت کچھ اہمیت دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بلکہ ان کا دعوے ہے۔ کہ مغربی دنیا میں بھی گاندھی جی کے اس فعل کو بڑے احترام کی نظر سے دیکھا جارہا۔ اور اس کی معقولیت کا اعتراف کیا جارہا ہے۔ ہندو اخبارات کا یہ دعوے کہاں تک قابل تسلیم ہے اس کا اندازہ ذیل کے اقتباس سے کیا جاسکتا ہے۔ جو امریکن اخبار "ہیرلڈ ٹربیون" ۲۰ ستمبر سے لیا گیا ہے۔ اخبار مذکور لکھتا ہے:-

"مسٹر گاندھی نے جس باقاعدگی سے اپنے مرنے کی تیاری کی ہے۔ وہ ایک ایسے امر کے متعلق ہے۔ جو ہم مغرب والوں کے نزدیک نہ قرین قیاس ہے۔ نہ قرین انصاف اور نہ ہی اس کی کوئی اہمیت ہمارے دلوں میں ہے۔ کیونکہ اس کی لغویت بالکل ظاہر ہے۔ اور شکر ہے۔ کہ اس قسم کی لایعنی باتوں سے صرف انگریزوں کو ہی واسطہ پڑا ہے۔ اور یورپ کی دیگر مہذب قومیں اس قسم کی فضولیات سے بچی ہوئی ہیں۔ اچھا ہوا۔ کہ ہندوستان کی فتح کا سہرہ انگریزوں کے سر بندھا۔ اور یہ مبارک ملک کسی اور فرنگی کے حصہ میں نہیں آیا"۔

ان الفاظ سے ثابت ہے۔ کہ گاندھی جی نے ایسا نامعقول طریق عمل اختیار کرکے دنیا میں ہندوستان کو بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور ہمارے ان الفاظ کی پوری طرح تصدیق ہورہی ہے۔ جو ہم نے گاندھی جی کے ارادۂ خودکشی پر لکھے تھے۔ کہ:-

"اس بارے میں ان کی ضد نہ صرف ہندوستان کو کوئی فائدہ نہ پہونچائے گی۔ بلکہ ساری دنیا میں ہندوستان کی بدنامی کا موجب ہوگی"۔

احمدیت کے متعلق مضمون

وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا

رسول کی بعثت کے بغیر عالمگیر عذاب نہیں آتا

ابتدائے آفرینش عالم سے خدا تعالےٰ کی سنت ہے کہ جب بھی اس تیرہ خاکدان کے بسنے والوں نے اس کی وحدانیت اس کے آئین اور اس کے پیغام سے انحراف کیا دنیا پر باطل کی سیاہ گھٹائیں چھا گئیں۔ اور شیطان اور اس کے لشکر کا ڈنکا بجنا شروع ہوا۔ تو خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک پاک اور برگزیدہ ہستی مخلوق خدا کو راہ راست پر لانے کے لئے رسول۔ پیغمبر۔ اوتار۔ اور رشی کی شکل میں مامور ہوئی

انبیاء سابقین

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بعثت سے پہلے صنم پرستی زوروں پر تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت فرعون اپنے انبلیں جاہ و جلال کے غرور و تمکنت میں وحدہٗ لاشریک سے سرگرداں تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یہود نا مسعود الٰہی پیغام یعنے توریت کو پس پشت ڈال کر فسق و فجور میں مبتلا ہو چکے تھے۔ اسی طرح پاکوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہٗ ابی امی دردحی کے تشریف لانے سے پہلے جہالت و گمراہی۔ کفر و بدکاری کا دور دورہ تھا۔ اور دنیا علی الخصوص اہل عرب قعر مذلت میں پڑے ٹھوکریں کھا رہے تھے۔

موجودہ زمانہ کا مصلح

اسی طرح اس زمانہ میں جبکہ دہریت و مادہ پرستی سے دنیا [illegible] ہو رہی ہے۔ اور تو اور تہذیب نو کے دلدادہ طرز [illegible] کے شیدا حقیقی اسلام سے غافل ہونے کی وجہ سے [illegible] کی بدولت مسلمان کہلاتے ہوئے بھی اسلام پر [illegible] کرتے۔ اور روز بروز دہریت کی طرف مائل ہو رہے [illegible] تھی۔ کہ خدا تعالےٰ ایک دفعہ پھر اپنے بندوں کو اپنی ہستی کا یقین دلائے۔ اور حقیقی اسلام قائم کرے۔ چنانچہ اس نے ایک برگزیدہ ہستی کو دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ لیکن دنیا نے اسے قسم قسم کے اعتراضات کا ہدف بنایا اور وہی طرز اختیار کر کے جو اعدائے مرسلین کی مخصوص روش ہے۔ خدا کے اس مامور کی صداقت ظاہر کر دی۔ زمین و آسمان نے اس مبارک وجود کی حقانیت پر شہادت دی۔ اور کائنات کا ذرہ ذرہ پکار اٹھا۔ کہ ھذا خلیفۃ اللہ۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

آسماں بارد نشان الوقت می گوید زمیں

ایں دو شاہد از پئے من نعرہ زن چوں بیقرار

شد ظہور و عدہ ہائے انبیاء و مرسلیں

ایک عظیم الشان نشان

ذیل میں آپ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان پیش کیا جاتا ہے:۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ کہ ہم دنیا میں عذاب نہیں بھیجا کرتے جب تک کہ رسول نہ مبعوث کرلیں۔ اور یہ نہ صرف مذہبی طور پر بلکہ عقلی طور پر بھی بہت بڑی صداقت ہے۔ کہ جب تک صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کرنے والا کوئی نہ ہو۔ اس وقت تک گمراہوں پر گرفت نہ کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد دنیا کے ڈرانے کے لئے قسم قسم کے ارضی و سماوی عذاب آئے۔ اور سعید الفطرت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ مگر افسوس اکثر بے نصیب رہے:

طاعون کی تباہی

پہلے طاعون پڑی اور لاکھوں انسان اس میں گرفتار ہو کر خدائی قہر میں مبتلا ہوئے ؎

فلک را بیں کہ مہر و مہ سیاہ شد

زمیں طاعون برآرد بہر انذار

خدا تعالےٰ کے اس مرسل نے قبل از وقت بتا دیا تھا۔ کہ طاعون میری مخالفت و عداوت کی وجہ سے ظہور میں آئے گی۔ اور یہ بھی بتایا۔ کہ اگر میرے دامن کو پکڑ لو گے۔ تو اس عذاب کے مورد ہونے سے بچ جاؤ گے۔ چنانچہ فرمایا:۔ ؎

جہاں را دل ازیں طاعون دو نیم است

نہ ایں طاعون کہ طوفانِ عظیم است

بیا ر شتاب سوئے کشتیٔ ما

کہ ایں کشتی ازاں رب علیم است

زلازل

پھر زلازل کا دور شروع ہوا۔ اور اذا زلزلت الارض زلزالھا کی قرآنی وعید بڑی شان سے پوری ہوئی۔ ان پیہم عذابوں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو قبل از وقت اطلاع بھی دیدی۔ تاکہ لوگ راستی کی طرف گامزن ہوں۔ اور مورد عتاب الٰہی نہ بنیں۔ ۱۹۰۵ء والا خوفناک اور تباہ کن زلزلہ شمالی ہند کے رہنے والوں کو کبھی فراموش نہیں ہوگا۔ اس کے متعلق آپ نے درد انگیز پیرائے میں فرمایا:۔ ؎

سونے والو جلد جاگو یہ نہ وقت خواب ہے

جو خبر دی وحی حق نے اس سے دل بیتاب ہے

زلزلے سے دیکھتا ہوں میں زمیں زیر و زبر

وقت اب نزدیک ہے۔ آیا کھڑا سیلاب ہے

پھر خبر دی ؎

دوستو جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنے کو ہے

پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے

وہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ

تم یقیں سمجھو۔ کہ وہ اک زجر سمجھانے کو ہے۔

اسی طرح مختلف اوقات میں قبل از وقت اطلاع دیتے رہے

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن

زلزلہ کیا اس جہاں سے کوچ کر جانے کے دن

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر

آ گئے ہیں اب زمیں پر آگ برسانے کے دن

پھر فرمایا ؎

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد

جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے

کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

غرض ہم نے دیکھا۔ اور خوب دیکھا۔ کہ وہ زلزلے آئے ضرور آئے۔ اور بڑی شد و مد سے آئے لاکھوں کی جان لی۔ لاکھوں کو خانماں برباد کیا۔ اور لاکھوں اہل بصیرت کے لئے درس عبرت بنے۔ ہزاروں سعادت مند روحوں نے خدائی عتاب سے ڈر کر اس کے حبیب کی آواز پر لبیک کہا۔ آنحضور کی پیشگوئی کے مطابق زار روس قتل ہوا۔ اور دنیا سے اس کا نام و نشان اٹھ گیا:

جنگِ عظیم

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے چند سال بعد جنگ عظیم کا عبرتناک ڈرامہ شروع ہوا دنیا کی بڑی بڑی زبردست طاقتوں کا مقابلہ ہوا۔ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ قوموں کے خون سے سرزمین یورپ لالہ زار بن گئی۔ طرفین کا اربوں روپیہ نذر جنگ ہوا۔ کروڑوں نوجوان بے سر ہوئے۔ لاکھوں بچے یتیم ہوئے۔ ہزاروں ماؤں کے لال

بچھڑے۔ کئی بیویوں کے خاوند خاک وخون میں تڑپے۔ غرض حشر کا سماں بندھ گیا۔ اس عالمگیر تباہی و بربادی کے بعد مہذب ممالک کف افسوس ملتے ہیں۔ اور اپنی نادانی پر پشیمان ہوتے ہیں۔ مگر جو ہونا تھا۔ وہ ہو چکا۔ اور وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا کی سنت الٰہی ایک دفعہ پھر میدان کارزار یورپ میں اہل عالم کے لئے عبرت کا سامان فراہم کر گئی۔

تازہ حادثات

پھر گزشتہ سال چین میں زبردست سیلاب آیا۔ اور ساتھ ہی سخت قحط لایا۔ اہل درد نے چین والوں کے مصائب پر نوحہ خوانی کرتے ہوئے خون کے آنسو بہائے۔ اور اہل چین کو بھی حضرت نوح علیہ السلام کا وقت یاد آ گیا۔ کاش ان کو کوئی بتاتا۔ اور اب بھی بتانے کا وقت ہے۔ کہ آج بھی کشتی نوح موجود ہے۔ آؤ اس میں سوار ہو کر آسمانی عذاب سے بچ جاؤ۔

کہاں تک لکھوں۔ یہ اہل عالم کا مرثیہ ہے۔ اور میرے نہاں خانۂ دل میں درد بھرا ہے۔ ان عبرت انگیز واقعات سے میرے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ دوستو! تم کیوں عبرت نہیں پکڑتے

کیوں تمہیں لوگو نہیں حق کا خیال
دل میں اٹھتا ہے مرے سو سو ابال

اشلامیان عالم انگشت بدنداں ہیں۔ کہ کیوں تمام آفات و مصائب الٰہی ہم پر نازل ہوتی ہیں

ہر بلائے کز آسمان آید ❊ گرچہ بر دیگراں قضا باشد
بر زمینے رسیدہ مے پرسد ❊ خانۂ انوری کجا باشد

غرض صحیح معنوں میں خدا کی زمین باوجود فراخی کے مسلمانوں پر تنگ ہو رہی ہے۔ یہ کس لئے ہوتا ہے۔ اور کیوں ہوا۔ کاش مسلمان کہلانے والے تعصب کی پٹی اتار کر چشم حق بیں سے دیکھیں کہ یہ سب خدا کے مامور و مرسل کی مخالفت کی وجہ سے ہے۔ خدائے پاک کی سنت ہے۔ کہ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ مبارک ہیں وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لا کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حقیقی رشتہ جوڑیں۔ (خاکسار عبدالجلیل عشرت متعلم اسلامیہ کالج لاہور)

مسلمانان ہند کی ایک اہم ضرورت

بیرونی ممالک میں پروپیگنڈا

نشر و اشاعت کا زمانہ ہے۔ پروپیگنڈا ترقی۔ کامیابی و کامرانی کا بنیادی پتھر ہے۔ سیاسیات میں سب سے بڑا حربہ ہے جو لوگ آج اس کے استعمال میں سستی۔ کوتاہی اور بے اعتنائی سے کام لیں گے۔ وہ یقیناً کف افسوس ملیں گے۔ لیکن پھر ندامت و خجالت ان کو کوئی فائدہ نہ دے گی

پروپیگنڈا جتنا قیمتی مفید اور موثر حربہ ہے۔ اتنا ہی مسلمانان ہند اس سے لاپرواہ ہیں۔ اور اس کی اہمیت سے غافل ہیں۔ حالانکہ ان کی مخالف طاقتیں ہر رنگ میں اس ہتھیار کو استعمال کر رہی ہیں۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ مغربی دنیا یقیناً اس سے متاثر ہو رہی ہے۔ مذہبی طور پر بھی اور سیاسی رنگ میں بھی اسلام اور مسلمانوں کو اس ذریعہ سے خطرناک نقصان پہنچایا جا چکا ہے۔ اور پہنچایا جا رہا ہے۔ یورپ و امریکہ تو دور کی بات ہے۔ اسلامی ممالک میں بھی "مسلم ہند" کی پوزیشن نہایت گھناؤنی صورت میں دکھائی گئی ہے۔ اور اس کا سارا سبب مخالف طاقتوں کی دسیسہ کاریاں سیاسی چالبازیاں اور زبردست پروپیگنڈا ہے۔ عیسائی قوت ایک طرف ہے۔ اور ہندوانہ ذہنیت دوسری طرف۔ اور ہر ایک اپنے فن میں ماہر ہے۔

گزشتہ دنوں مجھے فلسطین کے بعض ایڈیٹران اخبارات سے ملنے کا موقعہ ملا۔ دوران گفتگو میں معلوم ہوا۔ کہ ہندوستانی سیاست خصوصاً مسلمانوں کے حالات و حقوق کے متعلق ان کی معلومات سراسر غلط ہیں۔ یا بیشتر حصہ غیر صحیح واقعات پر مبنی ہے۔ حقیقت حال بتانے پر ایک پرانے تجربہ کار ایڈیٹر نے صفائی سے کہدیا "ہماری واقفیت تو ہندوستان و یورپ سے آمدہ تاروں پر ہی مبنی ہے۔ اس کے سوا ہمارے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔ کہ ہم صحیح حالات معلوم کر سکیں" چونکہ فلسطین کے عرب مسیحی اور مسلمان بہت حد تک اس جگہ کی یہودی ایجنسی ہائے برقیات کے ناروا پروپیگنڈا کا شکار ہیں۔ اس لئے ذہنی طور پر تو ان کو سمجھانا مشکل نہیں۔ لیکن عملی طور پر بغیر ایک زبردست تشہیر کے ناممکن سا ہے۔ اور یہ کام ہندوستان بھر کے مسلمانوں کا ہے۔

ہندو تاجر قوم ہے۔ اور پیش آمدہ حالات سے فائدہ اٹھانا اچھی طرح جانتی ہے۔ آج مصر، شام اور فلسطین کے خالص عربی اخبارات میں ہندو لیڈروں کا جس عزت و احترام سے ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی کسی مسلمان لیڈر کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا کیا اس کی یہ وجہ ہے۔ کہ عرب ہندوستانی مسلمانوں سے بغض رکھتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں ہندوؤں کے محب ہیں؟ یا کیا مسلم قوم جس نے صدیوں سرزمین ہند پر حکومت کی۔ اور آج تک اس کے فرزندوں کے رگ و پے میں جوش آزادی موجزن ہے۔ ہندو قوم سے جذبۂ آزادی اخواہش حریت اور وطنیت میں کم ہے ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندو قوم موقعہ شناس ہے۔ ہر فرصت سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ غور فرمائیے وہی گاندھی جی جو ہندوستانی مسلمانوں (باستثنائے چند) کی رائے میں اسلامی حقوق کا غصب کرنے والا۔ اور ہندوستان میں خالص ہندو راجیہ قائم کرنا چاہتا ہے عربی ملکوں میں محبوب ہے۔ کیونکہ وہ ایک ہوشیار آدمی ہے۔ ہندوستانی مسلم لیڈروں سے سمجھوتہ کے لئے تیار نہیں۔ ان کی پے در پے کوششوں کے باوجود اس کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی لیکن جب لنڈن جاتا ہے۔ تو راستہ میں مصر و فلسطین کے مسلمانوں کی سعادت استقلال اور کامیابی کی دعاؤں سے لبریز برقیات روانہ کرتا ہے۔ اب یہ لوگ تعریف نہ کریں۔ تو کیا کریں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ سب پروپیگنڈا کے کرشمے ہیں۔ جس میں گاندھی جی اور ان کے رفقاء یکساں شریک ہیں۔

چند روز کی بات ہے۔ جب ابھی حکومت نے فرقہ وارانہ حقوق کے تصفیہ کا اعلان نہ کیا تھا۔ ہندو اپنے غیر معمولی ذرائع سے علم پا کر پنجاب میں مسلمانوں کی ادنیٰ سی اکثریت کو بھی ملیامیٹ کرنے کے لئے سکھوں کو بھڑکا رہے تھے۔ اس جگہ اخبارات میں سکھوں کی "جنگی تیاری" کے متعلق ایک لمبا تار شایع ہوا جس میں ایک فقرہ یہ بھی تھا۔ کہ "سکان بنجاب الاصلیون ھم السیخ" کہ پنجاب کے اصل باشندے سکھ ہیں۔ اور جب میں نے ایک مضمون میں مفصل بتایا۔ کہ سکھ قوم تو صرف چار یا پانچ صدیوں سے پیدا ہوئی ہے۔ ان کو پنجاب کے اصل باشندے بتانا سراسر باطل ہے۔ تو ایڈیٹر صاحب اخبار "فلسطین" کو بھی بہت

م تعجب ہوا۔ اب غور فرمائیے۔ جب ہندو ایجنسی ہائے تار حقائق کو اس درجہ بدلنے میں ماہر ہیں۔ تو بیرونی دنیا کس ذریعہ سے حقیقت معلوم کرے۔ اور کیونکر مسلم قوم کی صحیح پوزیشن کا اسے علم ہو۔ مجھے یہ تو کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ کسی قوم کے خلاف رائے عامہ کے بگڑنے کا کیا نقصان ہے۔ اور بگاڑ کی اصلاح کی عدم ضرورت پر اصرار کرنا محض ایک طفلانہ خیال ہے۔ میں ضرورت ہے۔ کہ مسلمان اس اہم ضرورت کی طرف جلد سے جلد متوجہ ہوں۔ (خاکسار اللہ دتا حبیب الندھری)

نظارتوں کے اعلانات

سکرٹری صاحب مقبرہ بہشتی کے اعلانات

وصیت کرنے میں تساہل نہیں چاہیئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۳۲ء میں جو اخبار الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۲ء میں شائع ہو کر احباب کی نظر سے گذر چکا ہے۔ وصیت کی اہمیت کو پورے طور پر واضح فرماتے ہوئے مخلصین کو وصیت کرکے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت پیش کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ اس پر خانصاحب عبدالمجید خان مجسٹریٹ ڈھلواں ریاست کپورتھلہ تحریر فرماتے ہیں۔

"میرا دیر سے وصیت کے متعلق پختہ ارادہ تھا۔ لیکن آج حضرت صاحب کا خطبہ پڑھ کر میں ہرگز مزید التواء اس ارادہ میں کرنا نہیں چاہتا۔ بلکہ معصیت یقین کرتا ہوں اب آپ فرمائیں تو میں خود حاضر ہو کر فارم مطبوعہ پر وصیت کر جاؤں یا یہاں پر فارم بھیج دیں۔ جو بروئے قواعد پر کرکے بھیج دیا جائے"

بے شک ایسے صریح حکم کے ہوتے ہوئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وصیت کرکے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت پیش کرے۔ یقیناً التواء معصیت ہے۔ جس کے متعلق تساہل کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہونگے۔

قابل توجہ موصی اصحاب

قبل ازیں بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ احباب اپنا اپنا بقایا حصہ آمد ادا کرکے اس فرض سے سبکدوشی حاصل کریں۔ لیکن دوستوں نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ اب دوبارہ بذریعہ اعلان ہذا توجہ دلائی جاتی ہے کہ حصہ آمد ادا کرنے۔ کے متعلق انہوں نے خدا تعالیٰ سے وعدہ کیا ہوا ہے کسی انسان سے نہیں۔ اور جو خدا تعالیٰ سے وعدہ کرکے پورا نہیں کرتا اسے سوچنا چاہیئے۔ کہ اس میں ایفائے عہد کا مادہ کہاں تک ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کرکے اس حکم کو ٹال دیا۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا۔ کاش میں تمام جائداد منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دیدیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث ہے"

(الوصیت صفحہ ۲۹)

پس جلد سے جلد احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے

نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء سے گذارش

امسال مجلس مشاورت میں نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ نے حصہ آمد کا بجٹ -/۹۵۰۰۰ کا تجویز کیا تھا۔ اور اسی لحاظ سے اخراجات کا بجٹ پیش کیا گیا۔ اس حساب سے ہفتہ وار آمد -/۱۹۷۹/۲/۹ ہونی چاہیئے۔ اگر اس قدر آمد نہ ہو تو اخراجات کا بجٹ خود بخود ٹوٹ جائیگا۔ اور سلسلہ کے کاموں میں سخت رکاوٹ پیدا ہو جائیگی۔ ہفتہ مختتمہ ۷ ستمبر ۱۹۳۲ء میں حصہ آمد کی مد میں صرف -/۵/۶/۸۱۳ آئے ہیں گویا ۴۳ فیصدی رقم وصول ہوئی ہے۔ اس صورت میں سلسلہ کے کاموں میں جس قدر رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ وہ بیان کی محتاج نہیں۔

لہذا میں اس اعلان کے ذریعہ تمام نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کو جو مجلس مشاورت میں شریک تھے۔ توجہ دلاتا ہوں کہ مہربانی کرکے اپنی اپنی جماعتوں کے تمام افراد سے ہر قسم کے بقائے وصول کرکے ماہ ستمبر میں بھجوا دیں۔

جہاں نمائندگان کا فرض ہے کہ جماعتوں میں تحریک کرکے بقائے وصول کرکے بھجوائیں وہاں جماعتوں کا بھی فرض ہے۔ جبکہ انہوں نے منتخب کرکے نمائندگان کو بھجوایا تھا۔ کہ وہ بھی اپنے عہد کو پورا کرکے اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

قابل توجہ امراء اور سکرٹری صاحبان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی تعداد کئی لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ مگر اتنی بڑی جماعت میں اس وقت تک کل موصیوں کی تعداد ۷۰۰۰ کے قریب ہے۔ جو بہت ہی قلیل ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶ اگست ۱۹۳۲ء وصیت کی اہمیت کو پوری طرح واضح کرتا ہے ایسے صریح حکم کے ہوتے ہوئے جماعت احمدیہ میں موصیوں کی کمی قابل تعجب ہے۔ امراء و سکرٹری صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی جماعت کے تمام افراد کو جمع کرکے ماہ اکتوبر میں کم از کم چار مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ محولا بالا پڑھ کر سنائیں۔ اور دفتر ہذا کو اس سے مطلع فرمائیں۔

امام الصلوٰۃ کی ضرورت

جماعت احمدیہ کالڑیاں متصل کاہنووان ضلع گورداسپور کو ایک امام کی ضرورت ہے۔ جو نماز اور جنازہ پڑھا سکیں۔ عمر رسیدہ اور مسائل سے واقف ہو۔ خوراک وغیرہ کا بندوبست متعلقہ جماعت کر دیگی۔ ضرورت مند احباب مندرجہ ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں۔ چوہدری محمد حسین صاحب نمبردار کالڑیاں تحصیل و ...

تبدیلی آنریری انسپکٹران بیت المال

مندرجہ ذیل انجمنوں کے لئے جو آنریری انسپکٹران مقرر کئے گئے تھے۔ ان کی بعض معذوریوں اور مجبوریوں کے باعث۔ مندرجہ ذیل انسپکٹر مقرر کئے گئے ہیں۔ جماعت ہائے متعلقہ مطلع رہیں۔

جماعت شملہ کے لئے بجائے میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی کے میاں محمد بشیر صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ وکیل انبالہ۔

جماعت فیروزپور کے لئے بجائے۔ بابو فضل الدین صاحب اوورسیر جالندھر۔ بابو غلام محمد صاحب اختر لاہور۔ اور جماعت کپورتھلہ کے لئے۔ بجائے بابو فضل الدین صاحب اوورسیر جالندھر۔ ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب جالندھر کو مقرر کیا گیا ہے

(ناظر بیت المال)

یوم التبلیغ کے لئے ٹریکٹ

میں عرض کر چکا ہوں۔ کہ یکم اکتوبر کا مصباح ۴۸ صفحے کا ہوگا جس میں ایک مکمل مضمون حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت میں ہوگا۔ قیمت فی پرچہ محصولڈاک ۲/ ہوگی۔ ایکروپیہ کے ۱۰ عدد۔ لجنہ اماءاللہ قادیان نے ایک سو چھ پرچے کا آرڈر دیا ہے۔ امید ہے۔ دیگر انجمنوں اور جماعتوں کی طرف سے بھی مطلوبہ تعداد سے آگاہی دی جائے گی۔ تاکہ مصباح درخواستوں کے مطابق چھپوایا جا سکے۔ ایک روپیہ سے کم ٹکٹ لفافہ میں بھیج کر طلب فرمائیں۔ جو یہاں سے بھجوانا چاہیں وہ فہرست ضرور بھیج دیں ہمارے پاس اتنے پتے غیر احمدیوں کے نہیں ہیں۔ نیز یہ ہر ایک کا اپنا فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقہ تبلیغ کو پہنچائے

مینجر مصباح قادیان

زنانہ دستکاری کی نمائش

معزز بہنو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ میں تین مہینے باقی ہیں۔ معزز بہنوں کو صنعتی نمائش کا ضرور خیال ہوگا۔

تاہم یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ اچھی اچھی چیزیں تیار کرنیکی ہر طرح کوشش کریں۔ اور اپنے اپنے علاقہ ملاقات میں بھی اشیاء تیار کرائیں۔ نیز تکلیف فرما کر سکرٹری صاحبہ لجنہ قادیان سے دریافت فرمالیں کہ قادیان میں کون کون سی قسم کی ...

بہاولپور میں ایک احمدی کے خلاف تنسیخ نکاح کا مقدمہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہاولپور کی عدالت میں دیوبندی مولویوں پر احمدی علماء کی جرح

الفضل کے خاص رپورٹر کے قلم سے

(گزشتہ سے پیوستہ)

مولوی انور شاہ صاحب پر جرح

شمس اگر کوئی شخص ایک شرعی حکم کے اجراء کی طاقت رکھتا ہو۔ لیکن دستور ملکی کی وجہ سے اس شرعی حکم کو جاری نہ کرے۔ اور دستور ملکی پر عمل کرے۔ تو وہ کافر ہے۔ یا مسلمان

انور :۔ اگر کوئی عمل چھوڑتا ہے۔ تو فاسق اور عقیدہ کا انکار کرے۔ تو کافر **شمس** میرا سوال یہ ہے۔ کہ جو دستور ملکی کی خاطر شریعت کے حکم کو چھوڑ دے۔ اس کے متعلق آپ کا کیا فتویٰ ہے۔ **انور**۔ اگر عقیدہ حق ہونے کا ترک کیا اور کہا۔ کہ یہ شریعت کا حکم غلط ہے۔ تو خارج از ایمان ہے۔ اور اگر عقیدہ رکھتا ہے۔ کہ مسئلہ صحیح اور درست ہے۔ لیکن اپنی بد قسمتی سے اس پر دستور ملکی کی وجہ سے عمل نہیں کرتا تو وہ داخل ایمان ہے۔ مگر عاصی ہے۔ **شمس** آپ نے اپنے بیان میں لکھوایا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مدعی نبوت اور اس کے اتباع کا قتل کرنا ایک شرعی حکم ہے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کے دو مریدوں کو جو آپ کے پاس پیغام لے کر آئے تھے۔ دستور ملکی کی وجہ سے قتل نہ کیا۔ اور انہیں چھوڑ دیا۔ اور فرمایا۔ کہ ایلچیوں کا قتل کرنا دستور ملکی کے خلاف نہ ہوتا۔ تو ان دونوں کو ضرور قتل کیا جاتا۔ اب آپ کے عقیدہ کے مطابق گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (نعوذ باللہ) ایک شرعی حکم کی خلاف ورزی کی۔ **انور**۔ صاحب شریعت اگر کسی شرعی حکم کے خلاف کرے۔ تو وہ بھی شریعت ہے۔ **شمس**۔ کیا صاحب شریعت نبی ایک شرعی حکم کی جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہو چکا ہو۔ دستور ملکی کی خاطر خلاف ورزی کر سکتا ہے۔ **انور**۔ میرا جواب وہی ہے۔ جو میں دے چکا ہوں۔ **شمس** آپ نے اپنے بیان میں لکھوایا ہے۔ کہ کاذب مدعی نبوت اور اس کے اتباع کے قتل پر تمام صحابہ کا اجماع ہوا ہے کیا اس کے ثبوت میں آپ کسی مستند کتاب کا حوالہ دے سکتے ہیں؟ **انور** حضرت ابوبکر نے جب مسیلمہ کذاب پر لشکر کشی کا ارادہ کیا۔ تو کسی صحابی نے تخلف نہیں کیا۔ **شمس**۔ کیا آپ کو معلوم ہے۔ کہ مسیلمہ کذاب نے نماز روزے میں تبدیلی کی۔ قرآن کی سورتوں کے بالمقابل سورتیں بنائیں۔ اور اسلامی حکومت کے مقابلہ میں اپنی حکومت قائم کر کے اپنے آپکو بادشاہ قرار دیا جس کی وجہ سے اس پر لشکر کشی کی گئی۔ **انور** اس نے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد احکام میں تغیر و تبدل کیا تھا **شمس**۔ حجج الکرامہ میں لکھا ہے

مسیلمہ مرتد ہو گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نبوت میں شرکت کا مدعی ہوا۔ شراب اور زنا کو حلال کر دیا۔ فریضہ نماز کو منسوخ کر دیا۔ بدکار اور فسادی لوگوں کا گروہ اس کے پیچھے لگ گیا۔ اس نے قرآن شریف کے مقابلہ میں بہت سی مقفیٰ عبارتیں لکھیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خط لکھا۔ کہ آدھا ملک ہمارا اور آدھا تمہارا ہے۔ حضور نے جواب میں لکھا۔ کہ ملک سارا اللہ کا ہے۔ جسے چاہے اس کا وارث بنائے۔ اپنے بندوں میں سے الیٰ آخرہ

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وجہ قتل بغاوت اور بالمقابل اپنی حکومت کا قیام تھا۔ **انور** بڑی وجہ قتل کی مسیلمہ کا دعویٰ نبوت تھا۔ اور دوسری باتیں لگ بھگ تھیں۔ اور دعویٰ نبوت کے تحت میں تھیں **شمس**۔ اگر مدعی نبوت کو قتل کرنا شریعت کا حکم تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابن صیاد کو کیوں قتل نہ کیا۔ جب اس نے آپ سے کہا۔ اتشہد انی رسول اللہ۔ کہ کیا تم گواہی دیتے ہو۔ کہ میں اللہ کا رسول ہوں **انور** اس وقت وہ نابالغ اور غیر مکلف تھا۔ اسلئے قتل نہ کیا گیا **شمس** اگر وہ غیر مکلف تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں اس سے اپنی رسالت منوانی چاہی۔ اور حضرت عمرؓ نے اس کے قتل کی آپ سے کیوں اجازت مانگی۔ کیا اس لئے کہ وہ نابالغ اور غیر مکلف تھا۔ **انور** (خاموش جواب نداد) **شمس** اگر کوئی شخص اخبار احاد کو بالتاویل تسلیم کرے۔ تو اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ **انور** تاویل اگر مسموع ہو قواعد و قرائن کے لحاظ سے تو مان لی جائے گی۔ اور اس کے قائل کو تبدیع نہیں کرینگے اور اگر قواعد کے خلاف ہوگی۔ تو اس کا قائل مبتدع اور عاصی ہوگا **شمس** شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۴۸ پر لکھا ہے۔ کہ اخبار احاد کو بالتاویل قبول کرنے والا فاسق نہیں۔ ہاں اگر اخبار احاد کا استخفاف کرے۔ تو فاسق قرار دیا جائیگا۔ نیز آپ نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ کہ متواترات کی تاویل کرنا کفر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جملہ آیات قرآنیہ متواترات سے ہیں۔ تو کیا وہ تمام مفسرین جنہوں نے بعض آیات قرآنیہ کی تاویل کی ہے کافر ہیں؟

انور قرآن و حدیث جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم تک پہنچا۔ اس کے دو جانب ہیں۔ ایک ثبوت اور ایک دلالت۔ ثبوت قرآن کا متواتر ہے۔ اگر کوئی اس کا انکار کرے تو پھر قرآن کے ثبوت کی اس کے پاس کوئی صورت ہی نہیں اور ایسا ہی جو تواتر کے حجت ہونے کا انکار کرے۔ اس نے دین کو ڈھا دیا۔ دوسری جانب دلالت قرآن ہے۔ یہ کبھی قطعی ہوتی ہے۔ کبھی ظنی اگر اجماع ہو جائے صحابہ کا اس کی دلالت پر۔ یا اور کوئی دلیل عقلی یا شرعی قائم ہو جائے۔ کہ یہ مدلول ہے۔ تو وہ دلالت قطعی ہے۔ حاصل یہ کہ قرآن بسم اللہ سے والناس تک قطعی الثبوت ہے دلالت میں کبھی ظنیت ہے کبھی قطعیت لیکن قرآن کے ملنے سے دلالت بالکل قطعی ہو جاتی ہے۔ **شمس**۔ کیا کسی حدیث میں لکل آیۃ ظہرٌ و بطنٌ آیا ہے۔ اگر آیا ہے۔ تو بطن سے کیا مراد ہے۔ **انور** باوجود اس حدیث کے قوی نہ ہونے کے میرے نزدیک مراد صحیح ہے۔ کہ جو کچھ پیغمبر کے دل میں ہے۔ وہ سارا ہم پر منکشف نہیں مجمل ہم یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن کی ایک مراد۔ تو اعد لغت اور عربیت اور ادلہ شرعیہ سے علماء شریعت سمجھ لیں۔ بعد اس کے تحت میں تہیں ہیں۔ یہ بطن کے معنی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کسی کو اس مراد پر سرفراز کرے۔ اور بہتوں سے وہ مخفی رہ جائیں لیکن ایسا کوئی بطن جو ظاہر کے خلاف ہو۔ اور قواعد شریعت اسے رد کرتے ہوں مقبول نہ ہوگا۔ وہ بعض اوقات باطنیت اور الحاد تک پہنچا دیگا۔ حاصل یہ کہ ہم مکلف فرمانبرداری کر ظاہر کی خدمت کریں۔ اور بطن کو خدا کے سپرد کر دیں۔ **شمس** شارحین حدیث نے بطن سے مراد تاویل لکھی ہے۔ یا نہیں۔ نیز بتائیں۔ اس حدیث کے قوی نہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟

جج۔ میں اس سوال کو روکتا ہوں

شمس فرمایئے اگر ایک بات متعدد اخبار احا[illegible]

سے ثابت ہو لیکن قرآن مجید کی کسی آیت کے مخالف ہو تو آپ کس کو ترجیح دیں گے۔ **انور** اگر متعدد اخبار احاد مل کر تواتر کے درجہ تک پہنچ جائیں۔ تو وہ قطعیت میں قرآن مجید کے ہم رتبہ ہیں۔ اور کوئی متواتر چیز دین میں ایسی نہیں ہو سکتی۔ جو قرآن کے مخالف ہو۔ اور اگر اخبار احاد تواتر کے درجہ کو نہ پہنچیں۔ اور بظاہر ان کی مغائرت معلوم ہو۔ تو علماء کا فرض ہے۔ کہ ان کی تطبیق کریں۔ خبر واحد کے دو پہلو ہیں۔ ایک ثبوت اور وہ ظنی ہے۔ جب تک تواتر کو نہ پہنچے۔ دوسرا پہلو دلالت ہے۔ اس میں کبھی قطعیت اور کبھی ظنیت حسب مذکورۃ الصدر ہوتی ہے۔ **شمس** کیا احادیث سے قرآن مجید کا کوئی دوسرا حکم منسوخ ہو سکتا ہے۔ **انور** کوئی حدیث متواتر یا خبر واحد ایسی نہیں جسکو علماء نے قرآن مجید کے ساتھ نہ جوڑا ہو۔ نسخ کا باب اگر کوئی کھولے تو فرضی ہے۔ وقوع اس کا نہیں۔ **شمس**۔ کیا نسخ کا باب فرضی ہے۔ اور آپ قرآن مجید میں نسخ کے قائل نہیں؟ کیا مذاہب اربعہ میں سے کسی نے احادیث سے قرآن مجید کی بعض آیات کو منسوخ قرار نہیں دیا۔ **جج** میں اس سوال کو روکتا ہوں **شمس** اگر قرآن مجید اور احادیث میں بظاہر تخالف ہو۔ تو ان میں تطبیق دینے کے لئے کس کی تاویل کی جائیگی احادیث کی یا آیات کی **جج** میں اس سوال کو روکتا ہوں **شمس** یہ سوال نہایت اہم ہے۔ اور اس کا اصل موضوع سے تعلق ہے۔ **جج** میں اس سوال کے جواب دینے کی اجازت نہیں دیتا۔ **شمس**۔ اچھا یہ سوال لکھ لیا جائے۔ اور تصریح کر دی جائے۔ کہ عدالت نے اس کا جواب لینے کی ضرورت نہیں سمجھی **جج** نہیں میں ایسا نہیں کروں گا۔ **شمس** (مولوی انور شاہ سے مخاطب ہو کر) آپنے اپنی شہادت میں خوارج سے قتال کرنے کی وجہ ان کا کفر قرار دیا ہے۔ آپ وضاحت فرمائیں۔ کہ وجہ قتال واقعی کفر تھا۔ یا ان کی بغاوت **انور**۔ اس میں اختلاف ہے۔ کوئی کفر بتاتا ہے۔ کوئی بغاوت **شمس**۔ منہاج السنۃ صفحہ ۲۶۱ جلد ۳ میں لکھا ہے۔ (عربی عبارت پڑھی جس کا ترجمہ ہے) کہ امام اشعری اور دوسرے علماء نے کہا ہے۔ کہ صحابہ نے حضرت علیؓ کی تکفیر پر اجماع کیا۔ تو حضرت علیؓ باوجود اس کے ان سے نہیں لڑے۔ لیکن جب انہوں نے قتال میں ابتداء کی۔ اور عبد اللہ بن خباب کو قتل کیا۔ تو حضرت علیؓ نے ان سے قاتل کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے جواب میں کہا۔ ہم سب نے اسے قتل کیا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے لوٹ مچائی۔ اور لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیا۔ لیکن باوجود اس کے حضرت علیؓ نے کہا۔ وہ مومن ہیں۔ کافر نہیں۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ خوارج سے قتال کی وجہ کفر نہیں تھا۔ بلکہ بغاوت اور لوگوں کا اموال لوٹنا اور انہیں قتل کرنا تھا

انور ان خوارج سے جو ضروریات دین کے منکر ہو گئے ان کی تکفیر ہوگی۔ اور جو ضروریات دین کے منکر نہیں ہوں گے۔ اور باغی رہیں گے۔ ان سے جنگ ہوگی۔ **شمس**۔ اس کا ترجمہ کر دیں

فقد صرح علی بانھم مومنون لیسوا کفاراً **انور** (کوئی جواب نہ دیا) **شمس** آپنے اپنے بیان میں لکھوایا ہے۔ کہ تمام اسلامی فرقے باوجود اختلاف خیال اور مشرب کے حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے کفر و ارتداد پر متفق ہیں۔ اس لئے آپ چند حوالے سن لیں۔ حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ میں لکھا ہے

"چوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ بر احیاء سنت و اماتت بدعت زماید علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہا۔ و اقتدائے مشائخ و آبائے خود باشند۔ گویند ایں مرد خانہ برانداز دین و ملت ماست و بمخالفت برخیزند بحسب عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل وے کنند"

یعنی امام مہدی کے زمانہ کے مولوی جو تقلید کے عادی اور اپنے بزرگوں کی اقتداء کے خوگر ہوں گے۔ وہ حضرت امام مہدی کے متعلق کہیں گے کہ یہ تو ہمارے دین کو خراب کر رہا ہے۔ اور سب اسکی مخالفت کیلئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ اور اسے (مہدی کو) کفر کے فتوے دینے کے عادی ہونے کی وجہ سے کافر اور گمراہ کہیں گے۔ اسی طرح حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات کے صفحہ ۱۰۷ جلد ۲ میں فرماتے ہیں

"نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات اورا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام از کمال دقت و غموض مأخذ۔ انکار نمایند و مخالف کتاب و سنت دانند" کہ جب مسیح علیہ السلام تشریف لائیں گے۔ تو اس وقت کے علماء ظواہر (یعنی ظاہر پرست مولوی۔ انور شاہ نے اپنی شہادت میں اپنے آپکو علماء ظواہر سے بتایا تھا۔) ان کے اجتہادات کا جو نہایت دقیق ہوں گے انکار کریں گے۔ اور ان کی باتوں کو کتاب و سنت کے مخالف جانیں گے۔ اسی طرح شیخ محی الدین ابن العربی ظاہر پرست مولویوں کے متعلق فرماتے ہیں "ہمیں اور ہماری طرح اور بہت سے عارفوں کو مصائب سے دوچار ہونا پڑا جب ہم نے معارف و اسرار کا اظہار کیا۔ تو ان مولویوں نے ہمیں زندیق کہا۔ اور سخت ایذائیں پہنچائیں۔ اور ہم اس رسول کی طرح ہو گئے جسکی قوم نے تکذیب کی اور بہت تھوڑے لوگ اس پر ایمان لائے۔ اور سب سے سخت دشمن ہمارے وہ لوگ ہیں جو اپنے مشائخ کے مقلد ہیں"۔ بتائیے یہ تمام باتیں جو میں نے بیان کی ہیں۔ درست ہیں۔ یا نہیں؟

انور۔ مجدد الف ثانی میرے نزدیک صاحب کشف ہیں۔ لیکن کشف ایک ظنی چیز ہے۔ مجھے احادیث سے اور قطعیت سے جو امام مہدی کے متعلق آئی ہیں۔ کوئی رشتہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ ایسی نوبت آئے گی۔ کشف شیخ مجدد الف ثانی کا ظنی ہے۔ مجھے روایات پر عمل کرنا ہے۔ **شمس** کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی حدیث میں یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ جس طرح بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے۔ اسی طرح میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی جن میں سے بہتر (۷۲) ناری اور صرف ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ اور وہ فرقہ اس مسلک پر ہوگا۔ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔ اور دوسری روایت میں ہے۔ کہ وہ ناجی فرقہ ایک جماعت ہوگی۔ **انور** ہاں حدیث میں ہے۔ کہ میری امت میں ۷۲ فرقے ہو جائیں گے۔ اور سب نار میں جائیں گے۔ صرف ایک فرقہ جنت میں جائیگا شہرستانی نے الملل والنحل میں جماعت کا لفظ لکھا ہے۔ اور اس سے مراد اہل سنت والجماعت کا فرقہ ہے۔ شہرستانی کے اس قول پر کسی محدث نے تعرض نہیں کیا۔

شمس (مشکوٰۃ سے حدیث نکال کر پیش کرتے ہوئے) جس روایت میں ما انا علیہ و اصحابی ہے۔ وہ ترمذی نے روایت کی ہے اور جس میں وھی الجماعۃ کے الفاظ ہیں۔ وہ امام احمدؒ اور ابو داؤد نے روایت کی ہے۔ اور ابو داؤد صحاح ستہ میں سے ہے پھر مولانا فرماتے ہیں۔ اس سے مراد اہل سنت والجماعت ہے۔ حالانکہ حدیث میں الجماعۃ کا لفظ ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ اس وقت مسلمان کہلانے والوں میں کوئی ایسا فرقہ نہیں۔ جو صحیح طور پر الجماعۃ کا مصداق ہو سکے۔ چنانچہ نواب صدیق الحسن خان صاحب فرماتے ہیں:۔ "اس وقت ہم میں نہ کوئی جماعت مسلمین ہے۔ نہ امام کنارہ کشی کا زمانہ ہے" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۵۶)۔

پھر لکھتے ہیں "اگرچہ یہ فتنہ پہلے سے بھی کچھ کچھ تھا۔ لیکن اب تو اس کا پل ٹوٹ گیا ہے۔ یعنی شرک و بدعت و منع تقلید کے پیچھے مولوں میں رات دن قصہ بکھیڑا رہتا ہے۔ ایک دوسرے کو کافر بتاتا ہے حق کو باطل باطل کو حق ٹھہراتا ہے۔ یہی فتنہ سبب اعظم ہے غربت اسلام و قرب قیامت کا"۔

پھر لکھا ہے:۔ "اب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے۔ مسجدیں ظاہر میں آباد ہیں لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں۔ جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہی سے فتنے نکلتے ہیں۔ اور انہی کے اندر پھر کر جاتے ہیں" صفحہ ۱۲ اسی طرح شیخ احمد مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔ "علماء دنیا کی محبت میں گرفتار ہیں۔ اور یہی علماء سوء ہیں۔ جو سب سے شریر اور دین کے چور ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ اپنے آپ کو تمام لوگوں کا مقتدا سمجھتے اور اپنے آپ کو سب سے بہتر جانتے ہیں۔ میرے ایک عزیز نے خواب میں شیطان کو دیکھا۔ کہ فارغ بیٹھا ہوا ہے۔ اور لوگوں کو گمراہ نہیں کرتا۔ انہوں نے اس سے پوچھا۔ تو اس نے جواب دیا۔ کہ اس زمانہ کے مولویوں نے میرے کام کو سنبھال لیا ہے۔ اور مجھے اس ڈیوٹی سے فارغ کر دیا ہے"

(مکتوبات امام ربانی جلد اول صفحہ ۲۶ ترجمہ فارسی)

مندرجہ بالا حوالجات کی موجودگی میں آج کل کے مولوی اور علماء دیوبند وغیرہ الجماعۃ کا کس طرح مصداق ہوسکتے ہیں

جج :- یہ تمام باتیں آپ اپنی شہادت میں بیان کر سکتے ہیں۔

شمس :- مولوی صاحب آپ نے محمد ہاشم دمشقی کی کتاب خلاصۃ الرد سے جو فتویٰ پیش کیا ہے۔ کہ اس نے لکھا ہے (جو کلام تیری صفحہ ۲-۳-۴ سے میں نے نقل کی ہے وہ شہادت دیتی ہے تجھ پر کہ تو کافر ہے نہیں داخل ہوا تو دین اسلام میں) اس میں جس کلام کی طرف اس نے اشارہ کیا ہے۔ وہ عبارت پڑھ کر سنا دیں۔ (آپ کو واضح رہے اس کا مخاطب میں ہوں۔ اور جس کلام کو وہ کفر کہہ رہا ہے۔ اسی کو وہ دو صفحہ پہلے عین اسلام بتا آیا ہے)

جج :- میں اس کی اجازت نہیں دیتا اور سوال کریں جرح لمبی ہوتی جاتی ہے۔ مجھے وقت محدود کرنا پڑیگا۔

شمس :- جب وہ دو دن سے زیادہ عرصہ میں بیان دے چکے ہیں۔ تو اس وقت بھی تو وقت زیادہ صرف ہوا تھا۔ اور جرح تو کبھی کئی دن تک ہوتی رہتی ہے۔

جج :- بہرحال آپ جرح مختصر کرنے کی کوشش کریں۔

شمس :- مولوی صاحب آپ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ یہ تو ایک تمسخر ہے کہ مُہر لگی رہے اور مرزا صاحب اندر سے مال چرا کر لے جائیں۔ یعنی نبی بن جائیں اور ختم نبوت کی مُہر بھی نہ ٹوٹے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ نے خود ملا علی قاری کا مرقاۃ سے ایک حوالہ نقل کیا ہے جس میں خاتم النبیین السابقین آیا ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ آپ گذشتہ انبیاء کے خاتم ہیں۔ لہٰذا آپ کی مُہر اگر بند کر سکتی ہے تو ان نبیوں کو جو آپ سے پہلے ہو گذرے ہیں اس لئے کیا یہ تمسخر نہیں کہ مُہر تو لگی کی لگی رہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اندر سے مال چرا کر نکل آئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی ہوں۔

انور :- (خاموش)

شمس :- آپ نے کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوۃ ختم ہو چکی تھی۔ اس لئے آپ کی اولاد نرینہ نہ رہی۔ تو کیا نبی کی اولاد کے لئے نبی ہونا ضروری ہے۔

انور :- کوئی ضروری نہیں میں نے تو ایک صحابی کے فرمانے کے مطابق یہ بات بیان کی

شمس :- کیا صحابی کا قول حجت ہے۔

انور :- صحابی کا قول حجت تو نہیں ہوتا۔ لیکن صحابی کے قول کی عزت ضرور کی جائے گی۔

شمس :- خاتم کے معنی عربی زبان میں کیا ہیں

انور :- خاتم بفتح التاء کے معنی لغت میں آخر اور مُہر کے بھی آئے ہیں۔

شمس :- کیا آپ دو تین مثالیں عربی زبان سے دے سکتے ہیں۔ جن میں لفظ خاتم بفتح التاء ختم کرنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہو۔

جج :- میں یہ سوال روکتا ہوں لغوی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔

شمس :- مولوی صاحب آپ نے اپنے بیان میں توراۃ کا ایک حوالہ دیا ہے۔ جس سے ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس میں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو خطاب کر کے خدا نے یہ فرمایا ہے کہ تجھ جیسا ایک نبی برپا کروں گا۔ فرمائیے کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آیا؟

انور :- کتاب الفصل میں ایسا ہی لکھا ہے۔

شمس :- خاتم النبیین کے جو معنی عوام میں مشہور ہیں۔ ان کا انکار کرنیوالا کافر ہے یا مسلمان۔

انور :- جو یہ کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ کے سوا کوئی اور نبی آئے گا وہ کافر ہے۔

شمس :- مولانا محمد قاسم بانی مدرسہ دیوبند تحذیر الناس میں فرماتے ہیں کہ عوام کے نزدیک تو خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء کے آخر میں ہے۔ اور آپ سب میں آخری نبی ہیں لیکن اہل فہم پر روشن ہوگا کہ اس میں آنحضرت کی بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر صفحہ ۲۸ میں فرماتے ہیں بالخصوص بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آئیگا۔ (باقی پھر)

خاتم النبیین نمبر کے بقایا دار

جن اصحاب کے نام الفضل کے خاتم النبیین نمبر کا بقایا ہے ان کی فہرست اس لئے درج ذیل ہے کہ ان تک ہمارا پیغام پہنچ سکے اور وہ اس بارے میں اپنا فرض محسوس کریں۔ تقریباً ہر مہینے ان کو یاد دہانی ہوتی رہی لیکن معلوم ہوتا ہے کئی صاحبوں کے پتے تبدیل ہو چکے ہیں اور بعض یہ عذر کرتے ہیں کہ ہمیں رقم لوگوں سے ملتی نہیں امید ہے اس فہرست کے شائع ہونے پر وہ سب باقی حساب کی طرف متوجہ ہونگے۔ (مینیجر الفضل)

نمبر شمار	نام مع عہدہ	مقام	رقم
۱	شیخ مختار احمد صاحب انسپکٹر آف ورکس	سکھر	عہ ۷/
۲	قریشی محمد حنیف صاحب	کندرا پاڑا	عہ ۱۲/
۳	بی ایم صاحب جان صاحب	بنگلور	عہ ۱۰/
۴	محمد شفیع صاحب سکرٹری	لدھیانہ	مہ ۱۲/
۵	قاسم علی خان صاحب	رام پور	عہ ۱۰/
۶	عبد القادر صاحب سکرٹری	سنجو وال	لہ ۴/
۷	میر اسحاق علی صاحب وکیل	محبوب نگر	لعہ ۱۵/
۸	مولوی خیر الدین صاحب	نارو وال	ہعہ ۸/
۹	چوہدری محمد شریف صاحب	فیروز والہ	ہعہ/
۱۰	فیض محمد صاحب سکرٹری	زیرہ	سے ۸/
۱۱	قاضی عبد المجید صاحب انسپکٹر نمک	کھیوڑہ	ہعہ ۸/
۱۲	مولوی عبد القادر صاحب درزی	قصور	سے ۷/
۱۳	محمد عثمان صاحب سکرٹری	ڈیرہ غازیخاں	عہ ۳/
۱۴	مولوی سلیع الرحمٰن صاحب	شکاگو	صہ ۷/
۱۵	عبد الکریم صاحب دوکاندار	بنوں	للعہ ۲/
۱۶	ابو سعید محمد یعقوب حسین صاحب صدیقی	سیوان	سے ۶/
۱۷	احمد گل صاحب	پشاور	سے ۴/
۱۸	عبد الہادی صاحب ہیڈ مولوی	چٹاگانگ	؏ ۹/
۱۹	سید ظہور الحسن صاحب ہیڈ کلرک	ڈیرہ اسمٰعیل خاں	؏ ۸/
۲۰	ماسٹر غلام محمد صاحب بی اے	چارڈی	لعہ ۶/
۲۱	معراج الدین صاحب	ہتاڈی	عصہ ۱۲/
۲۲	سلطان عالم صاحب مدرس	کربانی	عصہ ۶/
۲۳	سید صمصام الدین صاحب	سونگھڑہ	عصہ ۴/
۲۴	مظہر الدین صاحب برائے خریداران	شہر لاہور	صعہ/
۲۵	حافظ مختار احمد صاحب	شاہجہانپور	؏ ۱۱/
۲۶	منشی محمد الدین صاحب کلرک	قادیان	عہ ۸/
۲۷	سید ارشد علی صاحب	لکھنؤ	لعہ ۹/
۲۸	مرزا برکت علی صاحب	ابادان	لعہ ۱۳/
۲۹	شیخ کرم الٰہی و محمد شریف صاحب سوداگر چاول	لائلپور	ہعہ ۲/
۳۰	بذریعہ بابو فضل احمد صاحب خریداران	لاہور	صعہ
۳۱	ملک غلام نبی صاحب انسپکٹر مدارس	ڈلمیل	صعہ
۳۲	ڈاکٹر محمد منیر صاحب امیر جماعت احمدیہ	امرتسر	سعہ ۴/
۳۳	ایم شرف الدین صاحب	کرنول	؏ ۸/
۳۴	محمد یوسف صاحب محمد یامین صاحب	اوکاڑہ	؏ ۸/
۳۵	میاں ناصر علی صاحب تیمم	گھیانہ	؏ ۸/
۳۶	چراغ الدین صاحب سکرٹری	عارف والہ	؏
۳۷	حکیم سید نعمت علی شاہ صاحب	پوٹنہ	عمہ
۳۸	فضل کریم صاحب سکرٹری	بالاکوٹ	عمہ
۳۹	حکیم محمد بخش صاحب امیر جماعت	کیمل پور	؏ ۸/
۴۰	محمد یامین صاحب	دیوا نگھہ	۸/
۴۱	محمد اسحاق صاحب سیکنڈ ماسٹر	خانپور	۸/
۴۲	گلاب خان صاحب	سیالکوٹ	سے ۲/

الفضل کے سال حال کا خاتم النبیین نمبر عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ احباب پچھلا بقایا صاف کر دیں تاکہ انہیں نیا پرچہ بھیجا جا سکے۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

جداگانہ نیابت کی حمایت میں پنجاب کے اچھوتوں کا ۱۳ ستمبر کو لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بالاتفاق منظور ہوا کہ اچھوت اپنے جداگانہ حقوق حاصل کرنے کے لئے جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہیں کرینگے مخلوط انتخاب ہمارے گلے پر چھری رکھنے کے برابر ہے۔ ہم چند مندروں میں داخل ہونا اور کنوؤں پر چڑھنا نہیں چاہتے بلکہ اپنے سیاسی حقوق لینا چاہتے اور ہندوؤں کی غلامی سے دائمی نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کانفرنس اپنے حقیقی نمائندہ ڈاکٹر امبیدکر سے اپیل کرتی ہے کہ وہ جداگانہ انتخاب کے مطالبہ پر ڈٹے رہیں۔ کیونکہ سمجھوتہ کی خبریں پڑھ کر ہم میں بے چینی پھیل رہی ہے۔ مخلوط انتخاب ہم لوگوں کے واسطے تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ ہے۔ شملہ میں بھی ۱۳ ستمبر کو اچھوت اقوام نے جداگانہ حقوق کے لئے عظیم الشان مظاہرہ کیا۔ اور گاندھی جی سے اپیل کی۔ کہ وہ اچھوتوں کی مخالفت کرنا چھوڑ دیں۔

بالمیک آد دھرم منڈل پنجاب کے سکرٹری نے ڈاکٹر امبیدکر کے نام تار بھیجا ہے کہ ہندوؤں کے ساتھ معاہدے کی خبروں سے بے حد تشویش پیدا ہو رہی ہے۔ اچھوت سخت متفکر ہیں۔ ازراہ کرم جداگانہ انتخاب پر مضبوطی سے قائم رہیئے۔ ورنہ قوم کا انجام اچھا نہ ہوگا۔

گاندھی جی کے برت کے متعلق پونہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ برت کے چھٹے ہی دن ناخوشگوار علامات ظاہر ہو رہی ہیں دن بھر طبیعت نے کئی بار مالش کی اور انہیں آنکھیں کھولنے میں مشکل محسوس ہوئی۔ سخت کمزور ہو گئے ہیں آواز معمول سے مدھم پڑ گئی ہے دوپہر کے وقت کئی بار سوئے۔ لیکن برے خوابوں کی وجہ گہری نیند نہ آسکی۔ مسٹر راج گوپال اچاریہ نے گاندھی جی کی صحت کے متعلق خاص طور پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ برت کے ساتھ دس روز سے زیادہ اپنی طاقت کو برقرار نہیں رکھ سکیں گے۔

ہندو لیڈروں اور اچھوتوں کے درمیان سمجھوتہ کے لئے جو کانفرنس پونہ میں منعقد ہو رہی ہے اس کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر امبیدکار کو ہندو جتھہ میں لانے کے لئے اس وقت تک بری طرح ناکام رہے ہیں اور سمجھوتہ کے امکانات ہر لمحہ تاریک ہوتے جا رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ اگر ڈاکٹر امبیدکر اپنے مطالبات پر قائم رہے تو کوشش کی جائیگی کہ تمام لیڈروں سے اس سکیم پر جو زیادہ سے زیادہ قابل قبول ہو۔ دستخط کرا لئے جائینگے اور اس کی بنا پر ملک معظم کی حکومت سے مطالبہ کیا جائیگا۔ کہ فرقہ وار تصفیہ کو بدل دے۔ اس کے بعد گاندھی جی کی زندگی کو بچانا یا نہ بچانا گورنمنٹ پر منحصر ہوگا

دو اچھوت لیڈروں مسٹر سنگو رام اور لالہ چونی لال صدر بالمیک آد دھرم منڈل لاہور نے فیصلہ ہے کہ وہ ۲۴ ستمبر سے بھوک ہڑتال شروع کریں گے اور اس وقت تک جاری رکھیں گے جب تک اچھوتوں کے لئے جداگانہ نیابت کا اعلان نہ کر دیا جائے۔

مہاشہ خورسند مالک ملاپ کا لڑکا رنبیر سنگھ ابھی چند ماہ ہوئے گورنر پنجاب کے قتل کی سازش کے الزام سے رہا ہوا تھا ۲۱ ستمبر کو سپیشل آرڈیننس کے ماتحت لاہور پولیس نے اسے پھر گرفتار کر لیا۔

ہندو مہاسبھا کے صدر منتخب مسٹر کیلکر کے متعلق فری پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آپ مجالس قانون ساز سے ہندو ارکان کے مستعفی ہونے کے حامی نہیں ہیں آپ کی رائے یہ ہے کہ استعفی دینا خود کشی ہے۔

سوویٹ گورنمنٹ کی طرف سے آج کل مذہب کے خلاف منظم جہاد کا انتظام کیا جا رہا ہے مقصد یہ ہے کہ پانچ سال کے عرصہ میں ہر قسم کی مذہبی تعلیمات کو قطعی طور پر محو کر دیا جائے۔ سکیم کے پہلے سال میں تجویز کیا گیا ہے کہ تمام مذہبی درس گاہوں کو بند کر دیا جائے۔ حاملین مذہب کو ان کے مقررہ الاونس اور ضروریات معیشت سے محروم کر دیا جائے۔ ایسے مذہبی پیشوا جو اپنے مشاغل ترک نہیں کریں گے حدود سلطنت سے انہیں جبری طور پر جلاوطن کر دیا جائیگا۔ دوسرے سال پرائیویٹ مذہبی اداروں اور رجسٹرڈ مجالس کے خلاف کارروائی کا آغاز شروع ہوگا مذہبی کتب رسائل اور صحائف کی اشاعت اور معبدوں کی تعمیر حکماً ممنوع قرار دی جائیگی۔ نیز اس عرصہ میں معابد اور گرجوں کو کلبوں سینماؤں اور دیگر تفریحی مقامات میں تبدیل کر دیا جائیگا۔ اسی طرح ہر سال یہ قدم بڑھایا جائیگا۔ یہاں تک کہ خدا نہ کرے یکم مئی ۱۹۳۷ء تک روس سے مذہب کا نام و نشان تک مٹ جائیگا۔

لنڈن یونیورسٹی کے گریٹ ہال کی تعمیر کے لئے لندن کارپوریشن کی فنانس کمیٹی نے ایک لاکھ پونڈ بطور امداد دیا جانا منظور کیا ہے۔

اوٹاوہ کانفرنس کے معاہدات کے متعلق شدید اختلاف ہو جانے کی وجہ سے برطانوی وزراء نے کابینہ وزارت سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر ان معاہدات پر عمل کیا گیا تو تجارت کو فروغ حاصل ہونے کی بجائے الٹا نقصان پہنچیگا۔ اور مزید اثر یہ ہوگا کہ یورپ کے مختلف ممالک میں منافرت کی خلیج زیادہ وسیع ہو جائیگی۔

ریاست بھوپال کے انسپکٹر جنرل پولیس کی طرف سے مدیر "ریاست" دہلی پر توہین کا مقدمہ چل رہا تھا ۲۲ ستمبر کو عدالت نے اس کا فیصلہ سنا دیا اور ایڈیٹر اور چار دوسرے اشخاص کو بری کر دیا۔

لیجسلیٹو اسمبلی کے تازہ اجلاس میں بتایا گیا کہ تیسری گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے کانگرسی ممبروں سے فی الحال گفت و شنید کی کوئی تجویز نہیں۔

کونسل آف سٹیٹ میں ۲۰ ستمبر کو ایک قرارداد پیش ہوئی جس میں گورنر جنرل سے سفارش کی گئی کہ وہ مسکرات کی تیاری اور فروخت وغیرہ پر قیود عائد کرنے کے لئے بین الاقوامی کنونشن کے فیصلہ کی تائید کریں۔ مسٹر جے جی بٹلر نے کہا کہ مسکرات پر پابندیاں عائد کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی اقدام کی ضرورت ہے اور یہی وہ صورت ہے جس کے ساتھ ہندوستان میں منشیات کی کثیر مقدار کی درآمد کو روکا جا سکتا ہے یہ قرارداد بالاتفاق منظور ہو گئی

ہندو اور اچھوت لیڈروں کے درمیان پونہ میں جو کانفرنس ہو رہی تھی۔ ۲۴ ستمبر کو ختم ہو گئی ہے۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ہندو اور اچھوت لیڈروں میں سمجھوتہ ہو گیا سمجھوتہ کے فوراً بعد گاندھی جی کو اطلاع دی گئی۔ انہوں نے چارپائی سے تھوڑا سا اٹھ کر اور مسکرا کر اپنی منظوری کا اظہار کیا۔ پھر فوراً ہی وزیر اعظم کو تار دیا گیا کہ لیجسلیچرز میں اچھوت جماعتوں کی نیابت کے متعلق ہم باہمی فیصلہ پر پہنچ گئے ہیں اور گورنمنٹ ہند کو بھیجنے کے لئے ہم فیصلہ کی مکمل نقل بمبئی گورنمنٹ کے حوالے کر رہے ہیں۔ آج گاندھی کے برت کا پانچواں روز ہے ان کی حالت روز بروز خراب ہو رہی ہے اور ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر ان کی حالت خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے اس لئے ہماری زبردست خواہش ہے کہ محض گاندھی جی کے لئے نہیں بلکہ قومی مفاد کے لئے یہ خطرہ رک جائے۔ اس لئے درخواست کرتے ہیں کہ آپ اچھوتوں کے لئے جداگانہ نیابت کو واپس لے لیں سمجھوتے کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر ایک پراونشل لیجسلیچر میں اچھوت نمائندوں کے لئے خاص طور پر نشستیں مقرر کی گئی ہیں۔ عام حلقہ انتخاب میں اچھوتوں کو تمام صوبوں میں ۱۴۸ نشستیں دیگئی ہیں۔ مرکزی لیجسلیچر میں ان کے لئے ۱۸ نشستیں مخصوص کی

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر - غلام نبی